International Journal of Academic Research
ISSN: 2348-7666; Vol.3, Issue-3(2), March, 2016
Impact Factor: 3.075; Email: drtvramana@yahoo.co.in

محمد فاروق علی

ریسرچ اسکالر

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

ہندی فلموں میں مسلم کردار کشی: ایک جائزہ

تلخیص:

1۔ مسلم کی سماجی حیثیت میں کافی بہتری آئی ہے مگر آج بھی بڑی حد تک۔ مسلم سماج کے صنفی نظریات کی شکار ہیں۔

2۔ کلرس اور اسٹار پلس چینل پر نشر ہونے والے ہندی فلموں کا مرکزی کردار اکثر مسلم ہوتا ہے۔

3۔ ہندی فلموں میں مرکزی کردار ہونے سے مسلم کردار میں خود مختاری آتی ہے۔

4۔ ہندی فلموں میں مسلم کردار کے حقیقی مسائل کو چشم پوشی کر رہا ہے۔

5۔ ہندی فلموں میں مسلم کرداراور اردو زبان کی شمولیت سے اس کی اہمیت کافی بڑھ جاتی ہے۔

تعارف:

بدن پر شیروانی ... ہاتھوں میں گجرا ... اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ شہر میں کسی تولیپھ کے کوٹھے پر مجرا سننے پہنچے نواب صاحب. ہندی سنیما میں اگر مسلم کرداروں کو یاد کریں تو .... ذہن میں اکثر صرف یہ ہی ایک تصویر ابھرتی ہے. یہ کردار آج کے خان کی طرح نہیں اور نہ ہی 3 ایڈیٹس کے فرحان کی طرح ہے. 1950 اور 60 کی دہائی کے یہ مسلم کردار شک اپنے دور کی کہانی پوری ایمانداری سے نہیں کہتے مگر پھر بھی ان کی اہمیت کم نہیں ہوتی. اگر آپ بالی وڈ فلموں کے ابتدائی دور میں مسلم کرداروں کو دیکھیں، تو یہ کبھی اقبر بنے نظر آتے ہے تو کبھی سلیم یا شاہجہاں. یہاں سے تھوڑا آگے بڑھے تو ان کی نوابی شان - او - شوکت اور جلوہ فلموں میں خوب نظر آتا ہے. شاید لے جےڈري ڈائریکٹر گرودتت پر بھی یہ ہی جلوہ اثر کر گیا، تبھی وہ فلم

چودھوي کا چاند میں لکھنؤ کے مسلم کلچر اور کرداروں کو اتنا قریب سے چھو سکیں. اگرچہ گرو دت کی ہی ایک اور فلم پیاسا میں ایک مساج والے ستتار کا کردار کچھ دوسری ہی تصویر پیش کرتا ہے. اس پوری فلم میں بس ستتار ہی ایک کردار ہے جو ناظرین کو مسکرانے کا موقع دیتا ہے. فلم کابلیوالا میں بلراج ساہنی کا پٹھاني انداز بھی بالکل مختلف کہانی بتاتا ہے. 70 اور 80 کی دہائی میں بنی مسالا فلموں میں مسلم کرداروں پر بھی نیا رنگ چڑھا نظر آتا ہے. ذجیر کا شعر خان اپنی یاري کو ایمان مان کر اس پر جان دینے کو بھی تیار ہے تو وہیں امر اور اے تھني کے درمیان اقبر اپنی شےرو - شاعری اور قوالی سے پرداشینو کے ہوش اڑاتا نظر آتا ہے.

اسی دور میں پاکیزہ اور امراؤ جان جیسی فلموں میں توایفو کی زندگی بیان ہوتی ہے تو وہیں نکاح مسلم سماج میں طلاق جیسے سنجیدہ مسئلے کو دکھاتی ہے. 90 کی دہائی کے وسط میں بالی وڈ فلموں میں کشمیر اور دہشت گردی نے اپنی جگہ بنا لی. جس سے فلموں میں مسلم کردار بھی مکمل طور پر بدل گئے. ان میں زیادہ تر دہشت گرد بنے نظر آنے لگے. منی رتنم کی روزہ اور بامبے اس بہترین نمونہ ہے. سرفروش کے انسپےکٹر سلیم اور مشن کشمیر 'جیسی فلموں میں موجود مسلم کرداروں کو ملک کے لئے اپنی وفاداری ثابت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے. اسی دوران فضا میں اپنے دہشت گرد بھائی کو تلاشتی بہن اور مہیش بھٹ کی زخم میں مسلم ماں سے پیدا ہونے بیٹے کی سنجیدہ کہانی ابھر کر آتی ہے. موجودہ دہائی کی بات کریں تو ناگےش کوکنور کی اقبال سلورسکرین پر دہشت گرد کرداروں کو ختم ایک مسلم نوجوان کے خوابوں کو بیان کرتی ہے. جبکہ شمیت امین کی چک دے انڈیا میں ایک بار پھر شک کے دائرے میں گھرے مسلم کھلاڑی کو ملک کے لئے اپنی وفاداری ثابت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے. تقریبا 100 سال کے ہو چلے ہندی سنیما میں ہمیشہ ہی مسلم کردار اپنی خاص شناخت کے ساتھ ہی نظر آتے رہے ہے. لیکن 3 ایڈیٹس میں پھلھان کا کردار ضرور دوسرے عام لوگوں کی طرح نظر آتا ہے. شاید مامے نیم از خان بالی وڈ میں مسلم کرداروں کے لئے ایک نئے دور کا آغاز کر سکے.

تاریخ:

شروع میں ہی سینماانڈسٹریز میں مسلم کردار والی فلمےں بن نی شرع کی دی گی تھی. ان فلموں میں انارکلی نورجہاں، ھمایوں ،شاجہان وغیرہ شامل ہے مسلم کرداروں والی فلموں کو بنانے کا سلسلہ تک جاری رہا. ۱۹۵۰ اور ۱۹۶۰ کے دہے کی فلموں میں مسلم کردار کو تاریخی اور سماجی پس منظر میں پیش کیا گیا۔ اس دور کی فلمیں برسات کی رات(۱۹۶۰)،میرے محبوب(۱۹۶۳)،

غزل(۱۹۷۵)، میرے حضور(۱۹۶۸)، محبوب کی مہندی(۱۹۷۱)، پاکیزہ(۱۹۷۲)، بہو بیگم(۱۹۶۷)اور چودہویں کا چاند(۱۹۶۸) ہیں جس میں مسلم سماج کی عکاسی کی گئی ہے۔ جسمیں جاگیردارانہ نظام، روایتی اصول وضوابط کے پیروکار اور جدید ترقی کے مخالفت کو پیش کیا گیا ہے۔ جبکہ ۱۹۷۰اور ۱۹۸۰ کے دہے میں ہندوستانی فلموں میں ہندوستانی نہرو وادی موضوع کو مرکزی موضوع بنایا گیا ہے اور مسلم کردار کوback seatپر ڈال دیا گیا۔اسکی عکاسی فلم مقدر کا سکندر(۱۹۷۸) اور شعلے میں ملتی ہے مگر ۱۹۹۰کے ابتدائی ایام میں کشمیر وادی میں بغاوت کی کشیدگی اور بابری مسجد کی شہادت وانہدام کے بعد ہندوستانی فلموں میں مسلم کردار کی پیش کشی میں نمایاں تبدیلی آئی ہے اور مسلم کو ایک دہشت گرد کے کردار میں پیش کیا جانے لگا جس سے عوام کے دل ودماغ میں یہ نظریہ بٹھانے کی کوشش کی گئی کہ مسلم قوم ملک ہندوستان کی سالمیت اور جمہوری سیاسی نظام کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہیں اس دور کی فلم روزہ(۱۹۹۲) اسکی بڑی مثال ہے اسکے علاوہ فلم ماں تجھے سلام(۲۰۰۲) ، پکار(۲۰۰۰) ، غلام مصطفی (۱۹۹۷)اور مشن کشمیر(۲۰۰۰) ہیں جسمیں مسلم کردار کو کشمیری باغیوں، اور پاکستانی مسلم کے ساتھ گہرے روابط وتعلقات کو دکھایا گیا ہے مزید برآں اسکے بعد کی فلموں میں پاکستانی مسلم کردار کوotherکے روپ میں اس طرح پیش کیا گیا کہ وہ ہمیشہ ہندوستان کی سالمیت اور جمہوری نظام کو تباہ کردینے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔اس طرح کی فلمیں سرفروش(۱۹۹۹)، باڈر(۱۹۹۷)اورLOC(۲۰۰۳) ہیں۔اسکے علاوہ فلم غدر۔ایک پریم کتھا(۲۰۰۱)اور ویر زارا(۲۰۰۴) میں کراس باڈر کی محبت کی کہانی کو پیش کیا گیا ہے جسمیں اداکارہ کے روپ میں پاکستانی مسلم عورت اور اداکار کے روپ میں غیر مسلم کردار کو پیش کیا گیا ہے اور اس سے یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہمیشہ ہیرو کی حیثیت سے ہندوستان کی پاکستان پر کامیابی ہوتی ہے۔

مگر ممبئی میں 9/11 کے حملے کے بعد ہندوستانی فلموں میں مسلم کرادر کو پش کرنے کے طرز وطریقے میں خاصہ تبدیلی آئی۔اور پھر یہاں سے مسلم کردار کو بالراست دہشت گرد کے روپ میں پیش کیا جانے لگا۔اسکی بڑی مثال فلم فنا(۲۰۰۶) ہے جسمیں یہ دکھایا گیا کہ مسلم دہشت گرد اور اسلام مذہب دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے جس سارے عال کو بڑا خطرہ ہے۔ جبکہ فلم فضا (۲۰۰۰) میں مسلم لڑکی کے کردار کو اسطرح پیش کیا گیا کہ وہ ہشت گردوں کے تیئں گہری ہمدردی اور نرم رویہ رکھتی ہیں9/11حملے کے بعد معصوم مسلم لڑکوں کی گرفتاری کی وجہ سے بقائے زندگی اور تحفظ حیات کو لیکر مسلم قوم کا اعتبار ملک کے جمہوری نظام پر کم ہونے لگا۔ جسکی وجہ سے انتقام کی جوش میں مسلم لڑکے قانوں کو اپنے ہاتھ میں لیکر تشدد اور غیر سماجی حرکتوں کو انجام دینے کی طرف مائل ہو رہے ہیں ۔

مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ 9/11 کے بعد کی اکثر وبیشتر فلموں میں مسلم کردار کو دہشت گرد کے روپ میں دکھایا گیا ہے جبکہ چند ایسی فلمیں مثلا دھوکہ(۲۰۰۷)، اور دیو(۲۰۰۴) وغیرہ ہیں جسمیں کسی مذہب کو تنقید کا نشانہ بنائے بغیر صرف

International Journal of Academic Research
ISSN: 2348-7666; Vol.3, Issue-3(2), March, 2016
Impact Factor: 3.075; Email: drtvramana@yahoo.co.in

دہشت گردی اور تشدد پر سرزنش کی گئی ہے۔ہندستانی فلم انڈسٹری کے ٹکٹوں کی فروخت اور سالانہ پیداوار فلموں کی تعداد کے حوالے سے دنیا بھر میں سب سے بڑا ہے. بھارتی فلموں میں خاص طور پر اہم بھارتی کمیونٹیز کے ساتھ ممالک میں، دنیا کے مختلف حصوں میں مقبول ہیں. Thorava کا کہنا ہے کہ بھارتی زبان کی فلم صنعتوں کی زیادہ سے زیادہ آزاد خیال تصور کیا جاتا ہے . ان فلموں کی کہانی اور مرکزی خیال، موضوع ہندوستانی ثقافت پیش کرتی تھیں مگر عصر حاضر میں بالی ووڈ کی فلمیں بہت زیادہ مغربی ثقافت سے متاثر ہیں جبکہ علاقائی فلموں،، بالی وڈ (ہندی) فلموں سے عام طور پر مختلف ہیں.

Thorava کا مزید کہنا ہے کہ ہندوستانی فلمیں ہندوستانی سماج کے اکثریتی اور اقلیتی طبقے میں اختلافات پیدا کر رہی ہے کیونکہ ہندوستان میں کئی سو سال تک مسلم حکمرانوں نے حکومت کی ہے مگر انگریزوں سے ملک کی آزادی حاصل کرنے کے بعد انتہاپسند غیر مسلموں کے دل ودماغ میں مسلمانوں کے تیئں نفرت عروج کو پہونچ رہی ہے جسکا اثر ہندوستانی فلموں کے ہدایت کار اور فلم سازوں پر پڑا ہے جسکی وجہ سے آج کے دور میں مسلمانوں کو دہشت گرد، غدار، اور عسکریت پسندوں کے نظریات کے قائل کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ وجہ سے ہے. فلموں کی کافی مقدار کے مسلمانوں نے اپنے مادر وطن کے دہشت گردی اور کم شدت کے تنازعات جنوبی ایشیا میں نئے نہیں ہیں لیکن 11/9 کے واقعات کے نتیجے میں ہونے والے واقعات ایک نئی سمت دی ہے جسکی بناپر مسلمانوں کے خلاف عالمی اور قومی سطح پر غیر مسلم اقوام کے دہشت گردی اور انتہاپسندی جیسے خیالات اور تصورات میں اضافہ ہوا ہے۔

مطالعہ کی اہمیت:

د نیا بھر میں مسلمانوں کے تعلق سے میڈیا اور فلم کے ذرے تسدود پسندی کے تور پاد کھایا جارہا ہے. ایسے وقت میں یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کی د نیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جو باتں کہی جارہی ہیں ان پر گور کیا جائے. اور حقیقت اور فسانے کو دنیا کے سامنے رکھا جائے جس سے دنیا کے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو سکے. ورنہ اگر ایسا ہی چلتا رہا تو ایک قوم کو پوری دنیا کے سامنے اپنی پہچان بتانے میں بھی صدیاں لگ جائے گی. اس لئے یہ ضروری ہے کی موجودہ حالت کو دکھاتے ہوئے اس مسلے پر تحقق کی جانی چاہیے. اس تحقیق کا مقصد بھی موجودہ صرتے حل میں مسلموں کی ہندوستانی فلموں میں کس طرح سے کردار کشی کی جا رہی ہے اور اس کا سماج پر کس طرح کے اثرات ہو رہے. ساتھ ہے مسلم سماج کو کس طرح کی پریشنیوں سے دوچار ہونا پڑھ رہے

مطالعہ کے مقاصد:

- عالمی اور ہندی سنیما کا اجمالی طور پر مطالعہ کرنا.
- تاریخی طور پر ہندی سنیما میں کرداروں کی پیشکشی کا مطالعہ کرنا

تحقیق کے طریقہ کار:

یہ تحقیق 1973سے 2013 تک کے ہندوستانی سنیما میں مسلم کرداروں کی پیشکشی پر مبنی ہے.اس تحقیق میں دس سالوں کی ان سو( )فلموں کا تنقیدی تجزیہ کیا جائے گااور پھراس کی حساب سے نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کی جائے گی جو مسلم کردار پر مبنی ہیں.مزید برآں اس تحقیق میں معیاری(Quantitatively) طریقہ کار کو بروئے کارلایاجائے گا.

مواد کی ذخیرہ اندوزی:

بنیادی اور ثانوی ماخذ کے ذریعہ مواد کو جمع کیاجائے گا. اس کے علاوہ بنیادی ماخذ کے لئے انفرادی طور پر بھی فلمی دنیا سے جوڑی تمام شخصیتوں سے بھی انٹرویو کی شکل مے مواد حاصل کیاجائے گا.

مطالعہ کی محدودیت:

دس سال(1973 تا2013) کی مخصوص فلموں کا جائزہ لیاجائے گا جس میں مسلم کردار کو پیش کیا گیا ہے۔

نتائج:

اس ضمن میں ثانوی مواد اور بنیادی ماخذ سے حاصل ہونے والے نتائج کو مقاصد اور مفروضات کی روشنی میں ذکر کیا جائے گا۔

حوالہ جات اور کتابیات:

1. Goswani, Hemant. (2006). Usage of tobacco and Bollywood. Retrieved on Jan 31, 2006 from http://www.emro.who.int/tfi/...../job_kills_it_shouldn_tbe_ advertiseden.pdf
2. Jessop, Brent. (2000). Reshaping public opinion and the white coated propagandists. Retrieved on July 22, 2008 from http://www.scribd.com/..../what-does-a-world-governed-by-humaniusticsocialism- look-like-reshaping-the-international-oorder-brent-jessop
3. Mahmood, Zainab. (2004). Changing culture. Retrieved on September 16, 2007 from http://www.managementhelp.org/org_perf/culture.html
4. Mishra, Omprakash & Gho, Sucheta. (2003). Terrorism and Low Intensity Conflict in South Region. Manak Publication.
5. Muni, S.D. (2006). Responding to Terrorism in South Asia. Manohar Publication.

6. Prasad, Madhav. (2008). Ideology of the Hindi films: A Historical Construction. Retrieved on March 5, 2008 from http://www.amazon.com/ideology.hindi.films/dp/0195652959
7. Saeed, Yousaf. (2007). Stereotypes of Indian Muslims. Retrieved on August 19, 2007 from http://www.tasveerghar.net/mstereo/
8. Sikand, Yoginder. (2006). Muslims in India: Contemporary, Social and Political Discourses. Hope Indian publications.
9. Tarpati, Raj. (2007). Masala or Meaning? An examination of effectivebsocial change through Indian cinema. Retrieved on October 20, 2007 from http://www.indiancinematicjournal.com/..../masala-or-meaning-anexamination-of effective-social-change-through-hindi-cinema/
10. Thoraval, Yues. (2008). The Cinemas of India. Macmillan India. Retrieved on April 7, 2008 from http://www.macmillanindia.com/classification.asp?classheaddid=1

محمد فاروق علی

ریسرچ اسکالر

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد